رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

امامِ مالک کا

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عشقِ رسول

22-November-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فِرِشْتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مُجھ پر کَثْرَت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام   اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام   مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے ہمارے بَیان کا موضوع ہے **''امام مالک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کا عشقِ رسول''** جس میں ہم عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف، آپ کی دِینی خدمات اور آپ کے متعلق فرامینِ رسول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، شہرِ مدینہ، خاکِ مدینہ اور حدیثِ پاک کے ادب و تعظیم کے بارے میں آپ کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات بھی سُنیں گے، امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے بڑے **عبادت گزار** تھے، تلاوتِ قرآن سے

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

آپ کو کیسی مَحبَّت تھی اور آپ کا اندازِ عبادت کس قدر حَسِین تھا، اس بارے میں علمائے کرام کے ارشادات بھی سنیں گے۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امام مالک اور مسجدِ نبوی کا ادب

خلیفہ ابو جعفر منصور نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مسجدِ نبوی شریف میں مناظرہ کیا، دورانِ مناظرہ ابو جعفر کی آواز کچھ بلند ہوئی تو امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس کو (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: اے امیرُ المؤمنین! اس مسجد میں اپنی آواز اونچی نہ کرو، کیونکہ اللہ پاک نے ایک جماعت کو ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ (پ ۲۶، الحجرات: ۲)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے

دوسری جماعت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (پ ۲۶، الحجرات: ۳)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسولُ اللہ کے پاس

اور ایک قوم کی مذمّت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ (پ ۲۶، الحجرات: ۴)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو تمہیں حُجروں کے باہر سے پکارتے ہیں

پھر حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و حُرمت اب بھی اسی طرح ہے، جس طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں تھی۔ یہ سن کر ابو جعفر خاموش ہو گیا، پھر دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! میں قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگوں یا، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف متوجہ ہو کر؟ فرمایا: تم کیوں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے منہ پھیرتے ہو حالانکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمہارے اور تمہارے والد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بروزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں بلکہ تم حضور، سراپا نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی طرف متوجہ ہو کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے شفاعت مانگو، پھر اللہ کریم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (شفاء، القسم الثانی، الباب الثالث، فصل واعلم انّ حرمۃ النبی۔۔۔الخ، الجزء الثانی، ص ۴۱)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے　　کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۶)

مختصر وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں آپ سے بھی منہ چھپاؤں تو پھر کس کے سامنے جاؤں؟ کیا آپ کے علاوہ بھی کوئی ایسی ذات ہے جس سے یہ اُمید رکھی جائے کہ وہ مجھ پہ نظرِ کرم کرے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امام

مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیسے زبردست عاشقِ رسول تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کرلیا کرتے تھے، لیکن اگر کسی شخص کو اپنے اور ہمارے آقا و مولیٰ، جنابِ احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مسجد شریف میں آواز بلند کرکے بے ادبی کرتا پاتے تو آپ کی غیرتِ ایمانی کو جوش آجاتا، آپ اُس کی اس نازیبا حرکت پر خاموش نہ رہ پاتے اور اسی وقت اسے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے بارگاہِ رسالت کے آداب (Manners) یاد دلاتے کہ یہ وہ مقدس مقام ہے، جس کے آداب ہمارے پیارے ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ اس واقعے میں جہاں حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کا پتا چلتا ہے، وہیں یہ بھی پتا چلا کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نیکی کی دعوت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے، مگر افسوس! اب نیکی کی دعوت کا جذبہ کم ہوتا جارہا ہے۔ ہم کیسے مسلمان ہیں کہ ہمارے اپنے گھر، پڑوس، گلی، محلے یا علاقے میں بُرائیاں ہورہی ہوتی ہیں، مگر ہم روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے مصداق بس اپنی اصلاح میں ہی مشغول رہتے ہیں اور انہیں نیکی کی دعوت نہیں دیتے، **دورانِ** سفر بسا اوقات گاڑی میں گانے یا فلمیں ڈرامے چل رہے ہوتے ہیں، یہ بھی نیکی کی دعوت دینے کا بہترین موقع ہے، حکمتِ عملی اور حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے **ڈرائیور پر اِنفرادی کوشش**، اُس کو اور گانے باجے سُننے والے دیگر افراد کو گناہ سے بچا سکتی ہے، بسا اوقات گاڑی کے اِنتظار میں **ویٹنگ رُوم** میں یہی دِلسوز مناظر ہوتے ہیں، اِس موقع پر بھی متعلقہ افراد کو نیکی کی دعوت دی جاسکتی ہے۔ اس طرح کی اور کئی مثالیں ہیں جہاں نیکی کی دعوت دینے کے کئی مواقع میسّر ہوتے ہیں، نیکی کی دعوت دینے میں چونکہ ثواب بہت زِیادہ ہے، اس لیے شیطان اس کام میں وسوسے ڈال کر نیکی کے اس عظیم کام سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے، حالانکہ **مسلمانوں کو سمجھانا فائدہ** دیتا ہے، چ

ہاں! پارہ 27، سُوْرۃُ الذّٰرِیٰت، آیت نمبر 55 میں اِرشادِ ربّانی ہے:

وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾	ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے کی ترغیبیں موجود ہیں، چنانچہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی قوت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنی زَبان سے بدل دے اور جو اپنی زَبان سے بدلنے کی بھی اِستطاعت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔**

(مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر۔۔۔الخ، ص ۴۸، حدیث: ۱۷۷)

کیا ہم دل میں بُرا جانتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ضمیر سے سُوال کرنا چاہئے کہ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر ہاتھ یا زبان سے روکنے میں خود کو بے بس پانے کی صورت میں کیا ہم نے دل میں بُرا جانا؟ صد کروڑ افسوس! بچّوں کی امّی کھانا پکانے میں تاخیر کر دیں، کھانے میں نمک تیز ہو جائے، بیٹا اسکول کی چھُٹّی کرلے تو ضَرور ناگوار گزرے لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قَضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہ آتے، انہیں سمجھانے کی کوشِش تک نہیں کی جاتی۔ ذرا سوچئے! مَثَلًا میوزِک بج رہا ہے، بے شک روکنے پر قُدرت نہیں مگر کیا یہ ہمارے دل میں کھٹکتا ہے؟ کیا ہم اِسے بُرا محسوس کر رہے ہیں؟ جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو معاذ اللہ **"میوزیکل ٹیون (Musical tune)"** موجود ہے!۔ دو افراد گلی میں گالَم گلوچ کر رہے ہیں، بُرا لگا؟ جی نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ کبھی کبھی اپنے منہ

سے بھی معاذ اللہ گالی نکل ہی جاتی ہے۔ فُلاں نے جھوٹ بولا، کیا ہمیں ناگوار گزرا؟ جی نہیں، کیوں؟ اس لئے کہ خود اپنی زبان سے بھی معاذ اللہ جھوٹ نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بَہُت ساروں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں۔ گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی **"دل میں بُرا جاننے"** کا ذہن نہیں۔ اگر رضائے الٰہی کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کڑھنے کی عادت پڑ جائے تب تو مُعاشَرے میں اِصلاح کا دَور دَورہ ہو جائے کیوں کہ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خود پکّے ہو جائیں گے، تو دوسروں کو سمجھانا بھی شروع کر دیں گے، یوں ہر طرف سنّتوں کی مدنی بہاریں آجائیں گی اور **"نیکی کی دعوت"** کی دھوم مچ جائے گی۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رَحم فرمائے اور ہمیں عقلِ سلیم دے کہ ہم بھی خوب خوب نیکی کی دعوت اور آقا کریم، صاحبِ خلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت کی دھوم مچانے والے بن جائیں۔

اس حکایت سے ایک مدنی پھول یہ بھی ملا کہ عالمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روضۂ رسول کی طرف رُخ کر کے دُعا کرنے کو نہ صرف جائز سمجھتے تھے بلکہ اس کی تاکید بھی فرمایا کرتے تھے۔ چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالمِ مدینہ بھی تھے، لہٰذا اگر روضۂ رسول کی طرف رُخ کر کے دعا کرنا ناجائز یا شرک ہوتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ضرور اس عمل سے روکتے اور اس کی ہرگز اجازت نہ دیتے۔ گویا آپ کا عشق یہ کہتا تھا کہ کعبے کی اہمیت و عظمت سے انکار نہیں، مگر یاد رکھو! کائنات میں جس کو جو کچھ بھی ملا ہے بلکہ مل رہا ہے، مکی مدنی مُصْطَفٰے، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہی مل رہا ہے، جیسا کہ

امامِ عشق و محبّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ حدائقِ بخشش میں لکھتے ہیں:

لَا وَ رَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے ملا بٹتی ہے کونین میں نعمت رسولُ اللہ کی

(حدائق بخشش، ص۱۵۲)

مختصر وضاحت: عرشِ اعظم کے پیدا کرنے والے ربِّ کریم کی قسم! جس کو جو کچھ بھی ملا ہے، اللہ پاک کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک دَر سے ہی مِلا ہے، کیونکہ دونوں جہان میں اُنہی کا صدقہ تقسیم ہورہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب عالمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تذکرۂ خیر سنتے ہیں:

حضرت سیدنا امام مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ولادت و سِلسلۂ نسب

حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت درست ترین قول کے مطابق (ماہ ربیع الاول) 93ھ مَدِینہ مُنَوَّرہ میں ہوئی۔ (تذکرۃ الحفاظ، الجزء الاول، ۱/۱۵۷)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام مالک اور کنیت ابوعبداللہ ہے، آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: مالک بن انس بن مالک بن ابوعامر۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پر دادا (Great grandfather) ابوعامر "یمن" سے مدینۂ منوّرہ منتقل ہو کر نعمتِ اسلام سے سرفراز ہوئے اور صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔ (ترتیب المدارک، ۱/۴۷ ملخصاً) حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "**مُوَطّا** (مُ۔ اَطْ۔ طَا) **امام مالک**" حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصنیفِ لطیف ہے۔ (ترتیب المدارک، ۱/۱۰۱، ۱۰۰ مفہوماً) حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال مدینۂ منورہ میں 179 ہجری ماہِ ربیع الاول میں ہوا، جنت البقیع میں سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہزادے حضرت سیدنا ابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قُرب میں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔ (تذکرۃ الحفاظ،

۱/۱۵۷۔) وفیات الاعیان، ۴/۵ ملخصاً) اور یہیں پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزارِ عالیشان بھی ہے۔

عالمِ مدینہ کا حُلیۂ مبارک

عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دراز قد، فربہ جسم، سفید رنگ مائل بہ زردی تھے۔ سر اور داڑھی کے بال سفید، نہایت خوش لباس تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شہرِ عدن کے بنے ہوئے نہایت نفیس اور بیش قیمت کپڑے پہنتے تھے۔ اس کے علاوہ خراسان اور مصر کے اعلیٰ قسم کے کپڑے بھی پہنا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لباس اکثر سفید ہوتا تھا اور آپ عطر لگایا کرتے تھے۔ (بستان المحدثین ص ۱۳ ملتقطاً)

عالِمِ مدینہ کے القابات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اِمامُ الائمہ، عالِمِ مدینہ اور امامِ دارِ الھجرۃ کے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

عالِمِ مدینہ کے اساتذہ کی تعداد

علامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 900 سے زیادہ علمائے کرام سے علم حاصل کیا۔ (شرح الزرقانی علی الموطا، ۱/۳۵)

درس و تدریس اور فتویٰ نویسی

حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سترہ (17) برس کی عمر میں تدریسِ علم کی مسند پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اساتذہ بھی آپ کے پاس مسائل کے حل کے لئے تشریف لاتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً ستر (70) سال تک فتویٰ نویسی فرمائی اور لوگوں کو علمِ دِین سکھاتے رہے۔ جلیلُ القدر تابعینِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فقہ اور حدیث کا علم حاصل کرتے

رہے۔(سیر اعلام النبلاء، ۷/۲۸۷ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وہ عظیم محدث اور فقیہ ہیں، جنہیں محدثین و فقہائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ایک خصوصی (Special) مقام حاصل ہے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعریف و توصیف میں 2 روایات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

امام مالک کی شان میں 2 روایات

(1) ارشاد فرمایا: عِلْم مُنْقَطِع (مُن۔قَ۔طِع یعنی ختم) ہو جائے گا تو عالِمِ مدینہ سے زیادہ علم والا باقی نہ رہے گا۔(ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینۃ، ۳۱۱/۱، حدیث: ۲۶۸۹ ملتقطا)

(2) ارشاد فرمایا: عنقریب لوگ (علم کے لئے) سفر کریں گے تو عالِمِ مدینہ سے زیادہ علم والا کوئی نہ پائیں گے۔(مستدرک، کتاب العلم، باب یوشک الناس۔۔۔الخ، ۲۸۰/۱، حدیث: ۳۱۴)

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: محدثینِ کرام کے نزدیک ”عالِمِ مدینہ“ سے مراد حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔(التمہید لابن عبد البر، زید بن رباح، ۲/۲۶۴، تحت الحدیث: ۱۲۲) حضرت سَیِّدُنا عبد الرزّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہماری رائے یہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ کوئی بھی ”عالِمِ مدینہ“ کے نام سے معروف نہیں۔ لوگوں نے حُصولِ علم کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف جتنا سفر کیا اتنا کسی کی طرف نہیں کیا۔(ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینۃ، ۴/۳۱۱، ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک فطری معاملہ ہے کہ جس سے عشق ہو جاتا ہے، اس سے

نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بھی عشق ہو جاتا ہے۔ محبوب کے گھر سے، اس کے در و دیوار سے، محبوب کے گلی کُوچوں تک سے عقیدت ہو جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فنافِی اللہ اور فنافِی الرَّسول کے نہایت بلند و بالا مَنْصَب پر فائز تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہ صرف ایک سچے عاشقِ رسول تھے بلکہ عشقِ رسول آپ کی نس نس اور رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔ اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے کے سبب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روشن فرامین، شہرِ مدینہ اور خاکِ مدینہ سے والہانہ عقیدت رکھتے بلکہ ان کی انتہائی تعظیم و توقیر اور ادب واحترام بجالاتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

امام مالک اور حدیثِ پاک کا ادب

حضرت سیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (نے 17 برس کی عمر میں درسِ حدیث دینا شروع کیا) جب احادیثِ مبارَکہ سنانی ہوتی (تو غُسل کرتے)، چَوکی (مَسنَد) بچھائی جاتی اور آپ عمدہ لباس زیبِ تن فرما کر خوشبو لگا کر نہایت عاجِزی کے ساتھ اپنے حُجرۂ مبارَکہ سے باہَر تشریف لا کر اُس پر باادب بیٹھتے (درسِ حدیث کے دوران کبھی پہلو نہ بدلتے) اور جب تک اُس مجلس میں حدیثیں پڑھی جاتیں انگیٹھی میں عُود و لُوبان سلگتا رہتا۔ (بستان المحدثین، ص۱۹، ۲۰)

بچھّو نے 16 ڈنک مارے مگر درسِ حدیث جاری رکھا

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے: حضرت سیِّدُنا ابو عبدُاللہ امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ درسِ حدیث دے رہے تھے کہ بچھّو نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو 16 ڈنک مارے۔ درد کی شِدَّت سے چہرۂ مبارَک زَرْد (یعنی پیلا) پڑ گیا مگر درسِ حدیث جاری رکھا۔ (اور پہلو تک نہ بدلا) جب درس خَتْم ہوا

اور لوگ چلے گئے تو میں نے عرض کی: اے ابوعبداللہ! آج میں نے آپ میں ایک عجیب بات دیکھی ہے کہ بچھّو نے آپ کو 16 ڈنک مارے، مگر آپ نے پہلو نہیں بدلا؟ اس میں کیا حکمت تھی؟ فرمایا: میں نے حدیثِ رسول کی تعظیم کی بِنا پر صَبْر کیا۔ (الشفاء، ۲/۴۶)

جو ہے باادب وہ بڑا بانصیب اور جو ہے بے ادب وہ نہایت بُرا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا

حضرت سَیِّدُنا مُصعَب بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے سامنے نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کیا جاتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے چہرے کا رنگ تبدیل (Change) ہو جاتا اور کمر مبارک جھک جاتی۔ ایک دن حاضرین نے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ان کی اس کیفیت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: جو کچھ میں نے دیکھا ہے، تم دیکھتے تو مجھ پر اعتراض نہ کرتے۔ میں نے قاریوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے جب بھی کوئی حدیث پوچھی تو وہ عظمتِ حدیث اور یادِ رسول میں رو دیتے یہاں تک کہ مجھے ان کے حال پر رحم آنے لگتا۔ (الشفاء، الباب الثالث، ۲/۴۲ ملخصاً) اے کاش! ہمیں بھی عشقِ رسول اور یادِ نبی میں رونا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

ترے عشق میں کاش! روتا رہوں میں رہے تیری اُلفت سے معمور سینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۷۰)

امامِ مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے دروازے پر خُرَاسَان یا مصر کے گھوڑے (Horses) بندھے ہوئے دیکھے۔ ان سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیں۔ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اِس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ (احیاء علوم الدین، کتاب العلم، باب ثانی فی العلم المحمود والمذموم واقسامھما واحکامھما، ج ۱/ ۴۸)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ   او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہُ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک   حسرت ملائکہ کو جہاں وَضْعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

شعر کی وضاحت: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یاد رکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جارہا بلکہ مدینے کے سفر پر جارہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یاد رکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہُ اکبر! ہمارے قدم اس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت رکھتے ہیں۔

قضائے حاجت کے لئے حرم سے باہَر جایا کرتے

حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے تعظیمِ خاکِ مدینہ کی خاطِر مدینۂ منوّرہ میں کبھی بھی قضائے حاجت نہیں کی، اس کیلئے ہمیشہ حرمِ مدینہ سے باہَر (OutSide) تشریف لے جاتے تھے، البتّہ حالتِ مَرَض میں مجبور تھے۔ (بستان المحدثین، ص ۱۹)

مدینہ اس لیے عطارؔ جان و دل سے ہے پیارا کہ رہتے ہیں مِرے آقا مرے سرور مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے زبردست عاشقِ رسول تھے، جو نہ صرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے کے سبب حدیثِ رسول، خاکِ مدینہ اور شہرِ مصطفٰے سے کس قدر عقیدت و محبت فرماتے تھے۔ اے کاش! امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی حدیثِ رسول کے ادب کی مدنی سوچ نصیب ہو جائے اور ہم بھی سچے پکے عاشقِ رسول بن کر شہرِ مُصْطَفٰے کے حسین تصورات میں گم رہنے والے بن جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنا عشقِ رسول کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا ہمیں بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہنے اور 12 مدنی کاموں میں کچھ نہ کچھ وقت ضرور دینا چاہئے۔ امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے۔ یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔

یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **''مسجد درس''** بھی ہے۔ ☆**''مسجد درس''** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆**''مسجد درس''** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ☆**''مسجد درس''** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆**''مسجد درس''** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے چنانچہ

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَوْلِیاء، ۶/۵، حدیث: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **''مسجد درس''** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

خوفِ خدا سے رونے کی حلاوت

ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے فلمیں ڈرامے دیکھنے کے بے حد شوقین تھے، گناہوں میں اس قدر گھرے ہوئے تھے کہ ان کو اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کے برباد ہونے کا احساس تک نہ تھا۔ ان کی زندگی میں کچھ اس طرح مدنی بہار آئی کہ ان کے علاقے کی مسجد میں ایک اسلامی بھائی مدنی درس (درسِ فیضانِ سنّت) دیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ بھی درس میں شریک ہوگئے، درس سنا تو بہت بھلا لگا، علم کی بہت سی باتیں سننے کا موقع ملا اور فکرِ آخرت پر مبنی باتیں سن کر دل کی کیفیت ہی بدل گئی۔ یوں روزانہ مدنی درس (درسِ فیضانِ سنّت) میں شرکت کرنا ان کا معمول بن گیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول سے ملاقات (Meeting) بھی رہنے لگی۔ اسلامی

بھائیوں کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں ایک مرتبہ انہیں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تلاوت و نعت اور سنّتوں بھرے بیان نے ان کے دل و دِماغ پر بہت اثر کیا۔ اجتماع کے آخر میں جب اسلامی بھائیوں نے ذِکر اللہ کیا تو انہیں اپنے دل سے گناہوں کی سیاہی دُور ہوتی محسوس ہونے لگی۔ ذکر کے بعد مانگی جانی والی دعا سے مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا۔ خوفِ خُدا سے ان کا رُواں رُواں کانپ اُٹھا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب اُمنڈ آیا یہاں تک کہ روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ انہوں نے رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ سُنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔

مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے
ہے تجھ سے دعا ربّ اکبر! مقبول ہو ''فیضانِ سُنّت''

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس طرح عالِمِ مدینہ، عشقِ رسول کی لازوال دولت سے مالامال تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ ایک سچے عاشقِ رسول تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ کا سینہ شہرِ مُصْطَفٰے کی محبت سے سرشار تھا، جس طرح عالِمِ مدینہ نسبتِ رسول کی اہمیت و فضیلت سے پوری طرح واقف تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ حدیثِ رسول کا دلنشین انداز میں ادب واحترام بجالاتے تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ حدیثِ رسول کی خدمت کی بدولت عوام وخواص میں مشہور و معروف تھے، اسی طرح عالِمِ مدینہ کی مبارک سیرت کا ایک دلکش پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **عبادت وریاضت اور تلاوتِ قرآن** کے بھی بہت زیادہ شیدائی تھے۔ آیئے! علمائے کرام کی زبانی آپ کی عبادت وریاضت اور تلاوتِ قرآن سے محبت کی چند ایمان افروز جھلکیاں سنئے اور عبادت وریاضت پر کمربستہ ہوجایئے، اللہ پاک، اِمام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے

ہمیں سجدوں کی لذّت سے مالامال فرمائے،تِلاوت کا ذوق اور شوق نصیب فرمائے۔اٰمین

امام مالک کی عبادت وریاضت سے متعلق بزرگوں کے اقوال

☆حضرت سیِّدُنا علامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ لکھتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا زبیر بن حبیب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا:جب بھی کسی(اسلامی)مہینے کی آمد ہوتی تو امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اس مہینے کی پہلی رات کو شب بیداری(یعنی رات بھر جاگ کر عبادت) فرمایا کرتے۔☆حضرت سیدنا زُبیر بن حبیب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:میرے خیال میں آپ یہ عبادت مہینے کا استقبال کرنے کی غرض سے کیا کرتے تھے۔ ☆آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی صاحبزادی فاطمہ بنتِ مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا فرماتی ہیں:امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ہر رات اپنا وظیفہ پورا کرتے تھے اور جب جمعہ کی رات آتی تو پوری رات اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہتے۔☆حضرت سَیِّدُنا مُغیرہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا بیان ہے:ایک مرتبہ رات کے وقت لوگوں کے سوجانے کے بعد میں حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے پاس سے گزرا،میں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کھڑے ہوکر نماز میں مشغول ہیں،جب آپ سورۂ فاتحہ پڑھ چکے تو سورۂ"اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ"شروع کردی،امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ جب اس آیتِ کریمہ پر پہنچے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ تَرْجَمۂ کنز الایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہو گی۔ (پ۳۰،التکاثر:۸)

تو بہت دیر تک روتے رہے۔میں آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی تلاوت سننے میں مشغول ہوگیا اور وہیں کھڑا رہا،آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اسی آیت کو دُہراتے رہے اور روتے رہے،یہاں تک کہ صبح چمکنے لگی،پھر آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے رکوع کیا۔میں اپنے گھر کی جانب روانہ ہوگیا،میں وضو کرکے مسجد میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد میں(علمِ دین کی) مجلس قائم ہے،لوگ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے اِردگرد حلقہ(Circle) بنا کر

بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے چہرۂ مبارک میں خوبصورت نور چمک رہا ہے۔☆محمد بن خالد رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بھی میں امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا چہرۂ مبارک دیکھتا ہوں تو آپ کے چہرے میں مجھے آخرت (کا خوف رکھنے والوں) کی نشانیاں نظر آتی ہیں۔ جب آپ کلام فرماتے ہیں تو میں جان لیتا ہوں کہ حق آپ کے منہ سے نکلتا ہے۔☆حضرت ابو مُصْعَب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام مالک رات کے ایک حصے میں طویل رکوع اور سجود ادا فرماتے تھے، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں لگتا کہ جیسے کوئی خشک لکڑی ہو۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کوڑوں کی سزا دی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے کہا گیا: مختصر نماز پڑھ لیا کریں، فرمایا: بندے کو چاہئے کہ وہ اللہ پاک کے لئے جو بھی عمل کرے، اچھی طرح کرے۔ (پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُلْک کی آیت نمبر 8 میں) اللہ پاک فرماتا ہے:

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔ (پ ۲۹، الملک: ۲)

حضرت ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے زیادہ متقی و پرہیز گار نہیں دیکھا۔☆ابنِ قاسم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے خادم نے بتایا کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے 40 سال تک اکثر عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔☆ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دن اور رات میں نفل عبادات اکثر تنہائی میں بجالاتے تھے تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے۔ (تقریب المدارک وتقریب المسالک، ۱/۹۲، ملتقطاً)۔☆علامہ شعیب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سحری کے وقت کثرت کے ساتھ نماز، ذکرِ الٰہی اور اوراد و وظائف کا اہتمام فرماتے، پھر درس و تدریس میں مشغول ہو جاتے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۴۲۱)

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی
عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے !حضرت سَیِّدُنا **امام مالک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے بڑے عبادت گزار تھے، جو دن رات تلاوتِ قرآن و نفل عبادات میں مشغول رہا کرتے تھے، آپ کا اندازِ عبادت بھی کتنا پیارا تھا کہ نفل عبادت ہمیشہ تنہائی میں بجالاتے تھے تاکہ لوگ آپ کو عبادت گزار نہ سمجھیں۔ مگر آہ!عبادت کے حوالے سے ہمارا کردار نہایت خستہ حالی کا شکار ہے۔ہم دوسروں کی کوتاہیوں کو تو نوٹ کرتے ہیں مگر اپنا محاسبہ(Accountability) نہیں کرتے، مثلاً ہم سوچیں کہ کیا ہم روزانہ پانچ وقت کی فرض نمازیں پڑھتے ہیں؟اگر پڑھتے ہیں تو کیا پابندی سے پڑھتے ہیں؟کیا نماز اور فرض علوم سیکھنے کی بھی کوشش کرتے ہیں؟اس کے ساتھ ساتھ نماز میں جو تلاوت و اذکار پڑھتے ہیں، اس کی درستی کی کوشش کرتے ہیں؟فرض نمازیں جماعت سے پڑھتے ہیں یا اکیلے؟جلدی جلدی پڑھتے ہیں یا اطمینان سے؟کیا ہم عبادات میں اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟نیکیاں کرکے دوسروں پر بِلا وجہ اظہار کرکے کہیں انہیں ضائع تو نہیں کر بیٹھتے؟کیا نفل عبادات کی ادائیگی ہمارے معمولات میں شامل ہے؟ہم روزانہ کتنی تلاوت کرتے ہیں؟اگر کرتے ہیں تو کیا قواعد و مخارج کا خیال رکھتے ہوئے دُرست تلاوت کرتے ہیں؟کیا تلاوتِ قرآن کرکے یا سُن کر ہمیں خوفِ خدا سے کبھی رونا آیا؟کیا ہم درودِ پاک کی کثرت کرتے ہیں؟کیا ہمارے لب بھی ذِکْرُ اللہ سے تر رہتے ہیں؟کیا ہماری آنکھوں سے بھی خوفِ خدا کے سبب آنسو نکلتے ہیں؟کیا ہم نفل روزے رکھ پاتے ہیں؟کیا ہمارا زیادہ

وقت عبادت میں گزرتا ہے؟کیا ہم موبائل،انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا(Social Media)کا100فیصد درست استعمال کرتے ہیں؟کیا ہم صدائے مدینہ لگاتے ہیں؟کیا ہم سنّتوں کی خدمت کی خاطر ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت پاتے ہیں؟کیا ہمیں چوک درس و مدنی درس دینے یا سننے کی سعادت ملتی ہے؟کیا مدرسۃ المدینہ بالغان میں ہمارا پڑھنے یا پڑھانے کا معمول ہے؟کیا ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے اور دیگر مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرپاتے ہیں؟بہرحال ابھی زندگی کا تسلسل باقی ہے،ابھی سانسیں چل رہی ہیں،ابھی موت کا فرشتہ تشریف نہیں لایا اور ابھی ہوش و حواس کام کررہے ہیں،لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہوکر فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کی بجاآوری کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کریں اور یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے استقامت کے ساتھ وابستہ رہیں۔

مجلس ائمۂ مساجد

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے اور سنّتوں کو پھیلانے کیلئے کم وبیش104 شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے،اِنہی میں سے ایک شعبہ"ائمۂ مساجد" بھی ہے،جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے ائمہ و مُؤَذِّنین کی تقَرُّرِی کا کام سَراَنْجام دیتی ہے اور ان کی خَیْر خَواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے،تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہوکر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤَذِّنین کا اَہَم کردار ہوتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ائمۂ کرام،صدائے مدینہ،اِنْفِرادی کوشش کے ذَرِیعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت،دَرسِ فیضانِ سُنَّت،نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقے میں شِرکت اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی بَرَکت سے مَسجدوں کو آباد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں

بھی مسجد آباد کر کے اپنا قَلْبِ شاد کرنے، پانچوں وَقْت مسجد میں حاضِر ہو کر اپنے رَبّ کو یاد کرنے، عشقِ رسُول سے اپنے دل کی اُجڑی بستی آباد کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنائے رکھنا چاہئے، خُوب خُوب مدنی قافلوں میں سُنَّتوں بھرا سفر کرتے رہنا چاہئے اور **"فکرِ مدینہ"** کے ذَریعے روزانہ مدنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کرکے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جَمْع کروادیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول کے تقاضے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کے بارے میں سن رہے ہیں۔ یقیناً آج کثیر مُسلمان سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و مَحبَّت کا دعویٰ کرتے ہیں، مگر یاد رہے! یہ دَعْویٰ اسی صورت میں سچا مانا جاسکتا ہے، جب ہم عشقِ رسول کے تقاضوں (Demands) پر بھی حقیقی معنٰی میں عمل کریں گے۔ عشقِ رسول کن باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ آیئے! ان میں سے 4 مدنی پھول سنتے ہیں:

(1) اطاعت و اتّباع

عشق کا سب سے بنیادی تقاضا یہ ہے کہ مَحْبُوب کی اطاعت و اِتّباع کی جائے، لہٰذا مَحْبُوبِ دو جہان، سَرْوَرِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن باتوں کا حکم ارشاد فرمایا ہے ان پر عمل کیا جائے، جن چیزوں سے منع فرمایا ہے ان سے بچا جائے، جن چیزوں سے پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے انہیں اپنی پسند کا حصہ

بنایا جائے اور جن چیزوں سے نفرت و بیزاری کا اظہار فرمایا ہے ان سے نفرت و بیزاری ظاہر کی جائے۔ **یاد رہے!** مُسلمانوں پر اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **اِطاعت واجب** ہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی پہلی آیت میں فرمانِ باری ہے:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ① تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

کروں ہر آن میں تیری اِطاعت یارسولَ اللہ   پئے مُرشِد بنا دے نیک سیرت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۳)

(2) تعظیم و تکریم

عشق کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ بی بی آمنہ کے لعل، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حد درجہ تعظیم و تکریم کی جائے۔ اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 26، سورۃُ الفتح کی آیت نمبر 9 میں ارشادِ باری ہے:

وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ط (پ۲۶، الفتح: ۹) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

اُٹھو تعظیم کی خاطر کہ گھر میں آمِنہ کے اب   وِلادت کا وہ لمحہ کیف آور آنے والا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۴۸)

(3) کثرتِ ذکر

بندہ جس سے عشق و محبت کا دَعویٰ کرتا ہے تو کثرت کے ساتھ اس کا ذکر بھی کرتا ہے، کیونکہ عاشقِ صادق کو اپنے مَحْبُوب کے ذِکْر سے لذّت ملتی ہے۔ چونکہ ہمارے عشق و مَحَبَّت کا مرکز سَرْوَرِ کائنات، فخر

موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ذاتِ مُبارک ہے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم کثرت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر کریں۔ جھوم جھوم کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعتیں پڑھیں اور سنیں، آپ کی شان بیان کریں اور سنیں اور درودِ پاک کی کثرت کرتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔

پڑھو سلام کرو ڈُوب کر مَحَبَّت میں دُرُودِ پاک کی کثرت نَبی کی آمد ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۶۹)

(4)دوستوں سے دوستی، دشمنوں سے دشمنی

عشق کے تقاضوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس طرح ایک سچے عاشق کو اپنے مَحْبُوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے، اپنے مَحْبُوب کے دوستوں اور اس کے عزیزوں سے عقیدت ہوتی ہے اسی طرح اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا، ان سے تعلق (Relation) نہ رکھنا بھی عشق کا تقاضا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی سرورِ کونین، نبیِّ حرمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو محبوب رکھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور آپ کے اہلِ بیتِ اطہار رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مَحَبَّت و اُلفت رکھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تعلق رکھنے والوں کی بے ادبی و گستاخی کرنے والوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

خدا کے دوستوں سے دوستی ہرگز نہ چھوڑیں گے نبی کے دشمنوں کی دشمنی ہرگز نہ چھوڑیں گے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۱۴)

اگر ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں گے تو نہ صرف عشقِ مصطفٰے نصیب ہوگا بلکہ اس کے تقاضے پورے کرنے کی سوچ بھی نصیب ہوگی۔ اللہ کریم ہم سب کو دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں ‌‌ نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پھول" سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اِرشادِ باری ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شَخْص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[2] ☆رسولِ اکرم، نُورِ

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... مُسلِم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸ ملخصاً

مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[1] ☆اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ☆راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ☆چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ☆راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[2] ☆بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُھَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، اخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدبی بھی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...شمائل ترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللّٰہ، ص۸۷، رقم:۱۱۸

2...ابو داود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث:۵۲۷۳

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ ہفتہ وار اجتماع کا موضوع ہے **"امدادِ مُصْطَفٰے کے واقعات"** ۔اس بیان میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ،بزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ،دیگر لوگوں حتّٰی کہ جانوروں کی رسولِ خدا، احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں فریاد کرنے اور ان کی فریاد پر نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ان کی امداد کرنے کے چند ایمان افروز واقعات بیان ہوں گے۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے،نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر

---

[1] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

[3] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۔۔۔**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**۔۔۔) 13 ربیع الاول 1440ھ 22 نومبر 2018

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا،

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے یعنی **24 نومبر** رات **09:30 بجے مدنی چینل پر براہِ راست** (Live) ہفتہ وار **مدنی مذاکرہ** ہو گا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ "تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں"۔

امیراہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے ہفتہ وار رِسالہ پڑھنے کی ترغیب

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَل! **ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں** امیر اہلسنت کسی ایک مدنی رِسالے کے مطالعے کی ترغیب بھی اِرشاد فرماتے ہیں، مطالعہ کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی کارکردگی بھی امیر اہلسنّت کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے نیز آپ مطالعہ کرنے والوں کو اپنی دُعاؤں سے نوازنے کے ساتھ ساتھ قیمتی مدنی پھول بھی عطا فرماتے ہیں: آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں اس رِسالے "**دُودھ پیتا مَدَنی مُنّا**" کے مطالعے کی ترغیب اِرشاد فرمائی جائے گی، تمام عاشقانِ رسول اِس رِسالے کو پیشگی ہی

[1] ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

حاصل کرلیں اوراس کا مطالعہ کرکے امیرِ اہلسنّت کے دل کی دُعائیں لیں۔**ہدیہ ۔ 15 روپے۔**

امیر اہلسنت کا رسالہ "**نُور والا چہرہ**" کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے ۔(۞)درودِ پاک کی حیرت انگیز برکت(۞)نوروالے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک کی ٹھوکر سے پانی کا چشمہ کیسے جاری ہوا؟(۞)نوروالے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ کے 8 کمالات(۞)وِڈیو گیمز کے ذریعے دِین وایمان کا نقصان(۞)وِڈیو گیمز سے ہونے والی بیماریاں(۞)وِڈیو گیمز کی لرزہ خیز تباہ کاریاں(۞)وِڈیو گیمز کی نحوست سے 14 عبرت ناک واقعات(۞)رات کے وقت چہرہ ایسا چمکتا کہ چراغ کی ضرورت نہ ہوتی **ہدیہ ۔** چھوٹا سائز 15 بڑا سائز 50 **روپے**

" کتاب "**آب کوثر**"،اس کتاب میں کیا ہے؟ سنئے!(۞) درودِ پاک کی برکت سے "**روح نکلتے وقت**" آسانی کے واقعات (۞) مصیبتوں اور پریشانیوں کے اسباب اور ان کا علاج (۞)درودِ پاک کے 70 سے زیادہ فضائل (۞)حضرت آدم علیہ السلام کی جب ولادت ہوئی تو آپ نے عرش پر کیا دیکھا۔۔۔**ہدیہ ۔ 80روپے۔**

رسالہ" **عشقِ رسول**" اس رسالے میں کیا ہے؟ سنیئے!(۞)آزادی ٹھکرانے والا غلام(۞)محبتِ رسول خونی رشتوں سے بڑھ کر ہے(۞)عاشقِ اکبر کون (۞)شفقت و رحم دلی (۞) اتباعِ رسول اور امیر اہلسنّت

ہدیہ ۔ 16 روپے۔۔۔۔۔

اِن کتب ورسائل کا خود بھی مطالعہ کیجئے اوراپنے دوست واحباب میں تقسیم بھی کیجئے۔یہ کتب ورسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیے جاسکتے ہیں۔

5**ماہ کا مقیم اِمامت کورس**

الحمدللہ عزوجل!**مجلس امامت کورس** کے تحت 5**ماہ کے مقیم اِمامت کورس** میں داخلے جاری ہیں،داخلوں کی **آخری تاریخ** 19 ربیع الاول 28 نومبر ہے۔یہ کورس پاکستان کے مختلف شہروں میں ہو گا جن کے نام یہ ہیں:عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی،زم زم نگر(حیدرآباد)،میر پور خاص ،نواب شاہ، گھمبٹ ، ڈیرہ اللہ یار ، اوستہ محمد ،لسبیلہ (بلوچستان)، خانپور ، بہاولپور ، سخی سرور ، مدینۃ الاولیاء ملتان، سردار آباد(فیصل آباد) ، جھنگ ، قبولہ شریف ،گلزارِ طیبہ ،

میانوالی، (مرکز الاولیاء لاہور میں 3 مقامات: جوہر ٹاؤن، کاہنہ نو اور فیضانِ مدینہ رحمان سٹی) موڑ ایمن آباد، شیخوپورہ، ضیاء کوٹ (سیالکوٹ)، گجرات، جہلم، گوجر خان، اسلام آباد، مدنی صحرا (مانسہرہ)، ڈیرہ اسماعیل خان (KPK)، (کشمیر میں 7 مقامات: پُونا، بڑیلہ، غوث آباد (سہنسہ)، چکوٹھی، باغِ عطار (باغ)، دوتھان، کٹن) **کورس کی شرائط:** عمر کم از کم 22 سال ہو، اردو لکھنا پڑھنا جانتا ہو، روانی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کر سکتا ہو۔ **کورس کے لیے ضروری چیزیں:** اپنا اصل شناختی کارڈ، دو عدد حالیہ تصاویر، ڈویژن نگران کا تصدیق نامہ اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی، سرپرست کا اجازت نامہ اور ان کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی، کتاب **نیک بننے اور بنانے کے طریقے**، مدنی قاعدہ، فیضانِ فرض علوم جلد اول، دوم۔ **مزید معلومات کے لئے اس نمبر پر رابطہ کیا جاسکتا ہے : 0313-2626712**

آج کے ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں میں "**زکوٰۃ نہ دینا**" کے بارے میں بتایا جائے گا مثلاً (۞) "**زکوٰۃ نہ دینے**" کے متعلق مختلف احکام (۞) "**زکوٰۃ**" ادا نہ کرنے کے بعض اسباب "" **زکوٰۃ ادا کرنے**" کا ذہن بنانے کے لیے کیا کیا جائے؟ اور "**کھانے کے بعد کی دُعا**" یاد کروائی جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے اجتماعی فکرِ مدینہ کروائی جائے۔

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔